کو ناظرہ قرآن مجید کی تربیت کے سلسلے میں تین ہفتوں کے تعلیمی کورس کا انتظام کیا گیا تھا محکمۂ تعلیم پشاور کی خواہش پر ضلع پشاور (چارسدہ ۔ نوشہرہ) کے تقریباً تیس زنانہ اور مردانہ سنٹروں کیلئے دارالعلوم حقانیہ نے قابل اور تجربہ کار معلم فراہم کئے۔ جن میں اکثریت فضلاء حقانیہ کی تھی تقریباً تقریباً ہر سنٹر میں متعلقہ حضرات نے ناظرہ قرآن خوانی کے اسلوب اور طریق اداء وغیرہ مباحث اور تعلیم کا کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اس سلسلہ میں قریبی علاقہ کے سکولوں کے لئے ایک سنٹر دارالعلوم حقانیہ میں بھی کھول دیا گیا تھا۔ ۱۳ جولائی ۱۹۶۷ء کو اس کلاس کی افتتاحی تقریب میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کے علاوہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف ایجوکیشن ضلع پشاور اور دیگر حضرات نے شمولیت کی۔

حضرت شیخ الحدیث کی تقریر اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ناظرہ قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے کا یہ موقع آپ کی زندگی کا بہترین موقع ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ہے۔ تلاوت خدا تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف ہے۔ جو تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اگر کسی ملک کا بادشاہ وزیر منٹ بھی کسی سے بات چیت کرے۔ تو انتہائی خوش بختی سمجھی جاتی ہے۔ تو اس کورس میں آپ کلام الٰہی پڑھیں گے۔ جو احکم الحاکمین کا کلام ہے۔ اس کلام کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر کروڑوں بلکہ بیشمار احسانات فرمائے ہیں۔ ہماری زندگی کی پریشانیوں کا علاج اسی میں ہے۔ یہ اس ذاتِ اقدس کیطرف سے نازل ہوا ہے۔ جو کہ عزت اور ذلت دینے والا ہے۔ قل اللھم ملک الملک الخ فرعون جیسا شخص جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ احکم الحاکمین کا مدمقابل بنا۔ ارحم الراحمین نے فرعون کو اس طغیانی کے باوجود مہلت اور ڈھیل دی۔ لیکن جب مولا نے چاہا تو بحیرہ قلزم میں اس کے اقتدار اور گھمنڈ کو غرق کر دیا۔ وہی ملک الملک جو ہماری زندگی کے بست وکشاد کا مالک ہے۔ اپنے پیغمبر کے ذریعے اپنے کلام سے ہم ناچیزوں کو مشرف فرمایا۔ جو نوعِ انسان پر خدا کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا: خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔ تم میں سے بہتر قرآن کا متعلم اور معلم ہے۔ یعنی جو خود بھی سیکھے اور اوروں کو بھی سکھائے۔ اس کتاب سے دنیا کے حقیقی عروج اور ترقی وابستہ ہے۔ امتِ مسلمہ کا مقصد بھی تعلیم اور ابلاغِ قرآن ہے۔ تبلایا گیا: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ یعنی تم دنیا کے معلم بنا کر بھیج دئے گئے۔ کہ اچھی باتوں کا حکم دو۔ اور بری باتوں سے روکو ـــــ کفارِ مکہ نے اس نعمت کی بے قدری کی۔ تو یہ نعمتِ عظمیٰ مدینہ طیبہ منتقل ہوگئی۔ اور اسکی بدولت مدینہ اسلام کا مرکز اور دل قرار پایا۔ بے حساب فضیلت اسے حاصل ہوئی

جس پر علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ علماء کرام نے فرمایا۔ کہ مدینہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سجدۂ طہر تمام آسمانوں، زمینوں اور عرش تک سے بہتر اور مبارک ہے۔ مدینہ طیبہ میں ایک نماز کا اجر پچاس ہزار نمازوں کے برابر قرار پایا۔ جس وقت جزیرۃ العرب میں اسلام غالب ہوا۔ تو صحابہ کرامؓ نے ایسے مبارک بلاد کو محض تبلیغ قرآن کی خاطر چھوڑا۔ اور اسلام کی روشنی پھیلانے کی خاطر ہندوستان، چین، جاوا، سماٹرا اور انڈونیشیا کیطرف بڑھے۔ اور دنیا میں اسلام کی اشاعت کرکے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الخ کے مصداق ہوئے۔ آج ان کی برکت سے چودہ سو سال گزرنے پر بھی یہاں اور دنیا کے دور دراز علاقوں میں ستر کروڑ مسلمان موجود ہیں۔ اگر مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں ایک لاکھ اور پچاس ہزار کا ثواب ملتا۔ مگر ان کی تبلیغ کی بدولت جو لوگ مسلمان ہوئے۔ ان کے بدلے انہیں اربوں بلکہ اس سے بھی زیادہ نمازوں کا ثواب مل رہا ہے۔ کہ ان ہی کی تبلیغ سے آج دنیا کے گوشے گوشے میں کلمۂ توحید بلند ہو رہا ہے۔ اور انہی کی کوششوں کی بدولت مسلمانوں نے اس ملک میں آٹھ سو سال تک حکومت کی۔ اور اب ایک الگ مملکت ہمیں حاصل ہے۔ ان بزرگوں نے قرآن شریف ہاتھ میں لیا۔ یہاں آکر اسلام کی جڑیں لگا دیں۔ اگر اکبر نے لادینی کی پالیسی اختیار کی مگر وہ دور بھی آیا۔ کہ اورنگ زیب جیسے بادشاہ تخت نشین ہوئے۔ ان کے عہد میں قرآن کا دور دورہ تھا۔ وہ خود حافظِ قرآن تھے۔ ان کے والد صاحب شاہجہان ان سے ناراض تھے۔ انہوں نے اپنے والد کی خوشنودی کے لئے حفظ کیا۔ اور جب انہیں اپنے حافظ ہونے کی بشارت سنائی تو انہوں نے فوراً معاف کر دیا۔ کہ قرآن شریف کے حفظ کی بدولت وہ آخرت کے تاج سے سرخرو ہوں گے۔ انشاء اللہ ــــــ حدیث میں آیا ہے۔ کہ قرآن شریف یاد کرنے والوں کے والدین کے سر پر قیامت کے دن سونے کا تاج رکھا جائیگا۔ جسکی چمک دمک شمس اور قمر سے بڑھ کر ہو گی۔ بہر تقدیر اس کے بعد انگریز کا دور آیا۔ انہوں نے یہ پالیسی اختیار کی کہ مسلمانوں کو قرآن کریم سے محروم کیا جائے۔ اور ان میں مغربی تہذیب کی ایسی سپرٹ ڈال دی جائے کہ رنگ ونسل سے اگرچہ پاکستانی اور ہندوستانی ہوں۔ لیکن تہذیب وتمدن کے لحاظ انگریز یہود اور نصاریٰ بن جائیں۔ چنانچہ ایک حد تک وہ اپنے ارادے میں کامیاب بھی ہوئے۔

اب الحمد للہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کے مساعی اور مسلمانوں کی قربانیوں سے اسلام کے نام پر ایک اسلامی ملک پاکستان دیدیا ہے۔ اور دنیا کے مسلمانوں کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں۔ اس لئے قوم بچوں سے بنتی ہے۔ نئی نسل کی بنیاد بچے ہیں۔ آپ حضرات پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ انکی صحت واصلاح اساتذہ کرام اور تعلیم کی صحت پر موقوف ہے۔ آپ لوگ یعنی اساتذہ حضرات

بچوں کے مربی اور ان کی طبیعتوں کے سدھارنے والے ہیں۔ فلسفہ اور حکمت کے ایک بڑے عالم ارسطو کا قول ہے۔ الطبیعۃ سراقۃ۔ طبیعت چوری کرنے والی ہوتی ہے۔ اور بچپن کے زمانہ میں طبیعت ہر قسم کی تربیت کا اثر قبول کر لیتی ہے۔ آپ اندازاً کم از کم چھ گھنٹے بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ آپ قوم کے معمار ہیں۔ معاشرہ میں انقلاب تعلیم کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے اتنا کام نہیں ہو سکتا جتنا کہ تعلیم کے ذریعہ۔ یہاں سے انگریز چلا گیا۔ مگر اسکی تعلیم کا اثر اب بھی باقی ہے۔ اور ہمارا نظام تعلیم اسی انگریزی خطوط پر قائم ہے۔ تعلیم اور خاص طور سے دینی تعلیم اشد ضروری ہے۔ اولاً معمارانِ قوم خود صحیح تعلیم سے آراستہ ہوں۔ طلبہ آپ سے متاثر ہوں گے۔ حکومت نے ناظرہ قرآن خوانی کے سلسلے میں جو قدم اٹھایا ہے تحسین اور تائید کا مستحق ہے۔ مگر جو کتاب ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل ہوئی اسکی ناظرہ کے لئے اکیس[۲۱] دن کافی نہیں۔ محکمۂ تعلیم کو چاہیئے کہ وہ اس کے واسطے کافی عرصہ اور وسیع پیمانے پر انتظام کرے۔ تاکہ اساتذہ کو قرآن کریم ازبر ہو جائے بلکہ اسکی تعلیمات پر ان کا عمل ضروری ہے۔ یہ انتہائی افسوس کی بات ہوگی، اگر مسلمان قوم میں معمارانِ قوم خود اسلامی علوم بلکہ بنیادی کتاب قرآنِ کریم سے ناواقف ہوں۔ اس کے لئے قرآن خوانی و قرآن فہمی کا انتظام ضروری ہے۔ کم از کم محکمۂ تعلیم اپنے ہاں اساتذہ کی تقرری کیلئے ناظرہ قرآن خوانی کی مکمل مہارت لازم قرار دے۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محکمۂ تعلیم کی مساعی ثمر آور فرما دے۔ اور تمام اساتذہ کورس ناظرہ قرآنِ مجید ماہرینِ قرآن ہوں۔ اور محکمہ کے حکام اعلیٰ خصوصاً ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع پشاور جناب غلام حیدر خان صاحب اور ان کے نائبین کی اس جلیل القدر کوشش کو بار آور کر دے۔ اور متعلقہ حضرات اپنی ذمہ داریوں کو پہچان کر یہ کام احسن طریقہ سے انجام دے سکیں۔ اور حکومت کو تمام عصری تعلیمی نظام اصلاحی سانچہ میں ڈھالنے کی جلد از جلد توفیق دے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی تقریر کے بعد جناب ڈی۔ آئی۔ ایس ضلع پشاور نے اپنی جوابی تقریر میں ناظرہ کورس کے سلسلے میں تعاون پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کا شکریہ ادا کیا۔ اور دار العلوم کی خدمات سراہتے ہوئے فرمایا۔ کہ جسطرح اللہ تعالیٰ نے دار العلوم دیوبند کو خدمتِ اسلام کا مرکز بنایا ہے۔ اسیطرح ان بزرگوں کے ہاتھوں خداوند تعالیٰ نے اسلام کی اشاعت کیلئے دار العلوم حقانیہ کی شکل میں ایک شمع جلائی۔ یہاں سے علم کی نہریں بہتی ہیں۔ اس لئے میں اس مقام کو مقدس و متبرک سمجھتا ہوں۔ ہمیں حضرت شیخ الحدیث صاحب کی معاونت اور رہنمائی پر فخر ہے۔ انہوں نے اسکولوں کے اساتذہ سے اپیل کی کہ د: ان دنوں پورے طور سے یکسو ہو کر قرآنِ کریم کی تعلیم میں لگ جائیں۔ ■